نقد و نظر

" وجدان اور عبادت" میں ڈاکٹر محمد رفیع الدین مرحوم نے اس حقیقت کو بڑی خوبصورتی کے ساتھ واضح کیا ہے کہ دُنیا میں دہریت (یعنی خدا سے انکار) اگر کہیں ہے تو فقط زبانوں پر ہے، انسانوں کے دلوں پر اس کا کبھی قبضہ نہیں ہو سکا۔ ایک خالق، اس کی عظمت، اس کے حُسن اور اس کی طاقت کا احساس انسان کے وجدان میں مستقلاً موجود رہتا ہے۔ یہ الگ بات ہے کہ شعوری سطح پر یہ دبا رہے۔ یہ بھی ممکن ہے کہ منطق اور سائنس کی رو سے ہم اس کے انکار، تردید، مخالفت بلکہ مذمت پر بھی اتر آئیں، تاہم ایسا کبھی نہیں ہو سکتا کہ ہم اس وجدانی احساس سے عاری ہو جائیں۔ اس احساس کو شعوری طور پر اُجاگر کرنے کا نام عبادت ہے جس کے لئے مذہب نے مخصوص طریقے وضع کر دیے ہیں۔

ڈاکٹر سید ظفر الحسن مرحوم کا نام ایک فلسفی کی حیثیت سے عالمگیر شہرت رکھتا ہے اور وہ فلسفہ کے اس دبستان سے تعلق رکھتے ہیں۔ جسے حقیقت پسندی REALISM کا نام دیا جاتا ہے۔ ڈاکٹر مرحوم ایک فلسفی کا دماغ رکھنے کے علاوہ ایک مومن کا دل بھی رکھتے تھے جس کی حرارتِ ایمانی کو انہوں نے اپنے فلسفہ میں سمویا ہے۔ ان کا سارا فلسفہ قرآن پاک کی آیت رَبَّنَا مَا خَلَقْتَ هٰذَا بَاطِلًا ۔ کی تشریح ہے۔ اس طرح سے آپ نے علم کا ایک نیا نظریہ پیش کیا ہے جو قرآنی تعلیمات سے سازگار ہے۔

جناب ڈاکٹر برہان احمد فاروقی صاحب نے قرآن مجید سے کیا ہدایت میسّر آتی ہے، کے مختصر مگر جامع مقالہ میں اس بات کو بڑے حسن و خوبی سے واضح کیا ہے کہ کائناتی قانون، اخلاقی قانون باہمدِگر سازگار ہیں اور غایت نزول قرآن یہ ہے کہ بعثت کا مقصود حاصل ہو کر رہے۔

جناب ڈاکٹر سید محمد عبداللہ صاحب نے "نوائے شاعرِ فردا" میں اس خیال کو پیش کیا ہے